باب مجلس شیخ الحدیث

افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

ضبط و ترتیب ـــــ : ـــــ مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہل حق

سانحہ بنوری ٹاؤن کراچی | ۴ نومبر پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد ولی حسن ٹونکی۔ اقرار ڈائجسٹ کے مدیر مولانا جمیل خان صاحب اور ان کے رفقاء پر مشتمل ایک وفد دارالعلوم حقانیہ تشریف لایا۔ سانحہ بنوری ٹاؤن اور ملک کی تازہ ترین صورت حال پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے دفتر اہتمام میں باہمی مشاورت کی۔ پھر حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں ان کے دولت کدہ پر وفد حاضر ہوا۔ حضرت شیخ مدظلہ نے بڑے پرتپاک انداز سے وفد کا استقبال کیا اور ان کی آمد و تشریف آوری کو اپنے لئے احسان اور دارالعلوم کے لئے نیک فال قرار دیا۔ حضرت مولانا مفتی محمد ولی حسن مدظلہ نے سانحہ بنوری ٹاؤن کا پس منظر اور تازہ ترین صورت حال بیان فرمائی۔ حضرت شیخ مدظلہ بعض افسوسناک واقعات پر بڑے رنجیدہ ہوئے۔ مفتی صاحب نے عرض کیا حضرت ہم تو دعا کے لئے حاضر خدمت ہوئے ہیں۔ اور سرپرستی کی درخواست کرتے ہیں۔ وسط ربیع الاول کے بعد ملک بھر میں اہلسنت والجماعت کے حقوق کے تحفظ کے لئے تحریک چلانے کا علماء فیصلہ کر چکے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔ یہ فیصلہ مبارک ہے یہ اقدام قابل تحسین ہے۔ میری حالت، پیرانہ سالی اور ضعف تو آپ کو معلوم ہی ہے تاہم جب بھی ضرورت پڑے تو ناموس صحابہؓ اور تحفظ اسلام کی خاطر تو ان شاء اللہ آپ مجھے اپنے ساتھ پائیں گے۔ برخوردار سمیع الحق کو بھی میں نے کہہ دیا ہے کہ اس وقت اہل سنت پر حکومت کے مظالم اور اقلیتی فرقہ کی سرپرستی و تحفظ میں حکومت کی سراسر جانبداری سے اہل اسلام کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب نے دوبارہ دعا کے لئے عرض کیا تو ارشاد فرمایا۔ مجھے خود آپ جیسے بزرگوں کی شفقتوں اور دعا کا احتیاج ہے۔ کہ اللہ کریم دین کی خدمت کا کام لے لے، ساری عمر غفلت بے پرواہی میں ضائع کر دی شاید اب بھی آپ کی برکتوں اور دعاؤں کے صدقے اللہ پاک دین کا کام لے لے۔

حضرت مفتی صاحب نے رخصت چاہی تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب مولانا اسفندیار صاحب کی گرفتاری اور قربانی ملک میں اسلامی انقلاب کا ذریعہ بنے گی۔ خدا تعالیٰ ان کی عظیم قربانیوں کو رائیگاں نہیں کرے گا۔

مہمان محترم مولانا سعید احمد خان سے ملاقات (۱۲ نومبر) حجاز مقدس سے حضرت مولانا سعید احمد خان مدظلہ اپنے رفقاء کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ گھر تشریف لے جا رہے تھے ساڑھے بارہ بج چکے تھے کہ اچانک ان کی تشریف آوری ہوئی تو واپس دفتر اہتمام میں تشریف لائے اور ان کی ضیافت کا اہتمام کیا۔

مولانا سعید احمد خان نے عرض کیا حضرت! ۲۰ سال کے بعد اب دوسری مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضری کی توفیق ہوئی۔ مجھے آپ سے ملاقات اور زیارت کی بڑی تمنا تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے آج آپ سے ملاقات کا موقعہ مرحمت فرمایا۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔ آپ کے قدم مبارک ہیں۔ دارالعلوم اور اس کے خدام آپ کے قدوم میمنت سے سعادت مند ہوئے۔ کہاں ہم گناہ گار اور کہاں آپ بزرگوں کی تشریف آوری؟ آپ کو تو ۴۷ء سے حجاز مقدس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس اور مجاورت کی عظیم سعادت حاصل ہے۔

مولانا سعید خان نے عرض کیا۔ حضرت یہ تو اللہ کا کرم ہے کہ مجھے آپ کی ملاقات سے مشرف فرمایا۔ میں حج کے موقعہ پر پاکستان سے آنے والے عازمین حج سے آپ کی خیر و عافیت اور حالات دریافت کرتا رہتا ہوں۔ آپ کی بیماری اور ضعف کی خبروں سے پریشانی ہوتی ہے۔ ہمارے پاس تو دعا کے سوا کچھ نہیں۔ ہر وقت دعا کرتا رہتا ہوں۔ میرے حضرت! آپ کی زیارت سے، آپ کی ملاقات سے، میرا ایمان تازہ ہوا۔ مجھے ایمان میں ترقی محسوس ہوئی۔

حضرت الشیخ نے فرمایا۔ یہ آپ کا حسن ظن ہے آپ کا باطن پاک ہے۔ خدا تعالیٰ مجھے بھی اس کا اہل بنادے۔

احترام اساتذہ مولانا سعید خان نے کچھ اساتذہ کا تذکرہ اور ان کی محبت اور ادب و احترام اور اس کے برکات کا ذکر فرمایا تو حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو لوگ اساتذہ سے محبت، ان کی خدمت اور ان سے عقیدت رکھتے ہیں۔ دل و جان سے ان کا اکرام کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ضائع نہیں فرماتے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ کو جو اللہ نے عظیم مقام بخشا اس میں ان کی ذہانت، ذاتی فراست کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی خدمت و احترام اور ادب و محبت کا بھی دخل ہے۔ کہتے ہیں زندگی بھر وہ اپنے استاد حضرت حمادؒ کے گھر کی طرف پاؤں کر کے نہیں سوئے۔

مولانا سعید خان نے کچھ تواضع اختیار کی تو حضرت الشیخ مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔ محترم! آپ حرمین الشریفین سے آئے ہوئے مہمان ہیں۔ آپ تو ہمارے سروں کے تاج ہیں آپ کو تو خدا تعالیٰ نے عظیم نعمت اور نسبت بخشی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کی برکتوں اور تشریف آوری کے طفیل دارالعلوم کو بھی عزت و شرافت اور مزید خدمت و اشاعت دین کی توفیق عطا فرمائے ارشاد فرمایا۔ ظہر کی نماز قریب ہے دارالعلوم کے طلبہ سے ضرور خطاب فرمانا۔

حضرت کے ارشاد کے مطابق مولانا سعید خان مدظلہ نے ڈیڑھ گھنٹہ خطاب بھی فرمایا۔

علمی اور روحانی ترقی میں اساتذہ و مشائخ کی دعا اور توجہ کے اثرات ۱۲ نومبر حسب معمول بعد العصر مجلس شیخ الحدیث مدظلہ میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ اپنے محبین و معتقدین اور طلبہ و اساتذہ دارالعلوم

کے حلقے میں گھرے ہوئے تھے۔ بنوں، ڈیرہ اور پشاور سے آئے ہوئے مہمان بھی حاضر خدمت تھے۔ مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ اچھا ہوا تم آ گئے۔ وہ مدینہ منورہ سے آئے ہوئے مہمان مولانا سعید خان صاحب مدظلہ کا کیا ہوا۔ انہوں نے طلبہ سے خطاب کیا یا نہیں۔ میں نے تو انتظامیہ اور اساتذہ کو تاکید کر دی تھی کہ یہ مہمان بڑے محترم اور جوارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آئے ہوئے ہیں ان کی خدمت اور احترام کا پورا پورا خیال رکھنا۔

احقر نے عرض کیا۔ حضرت انہوں نے طلبہ سے ڈیڑھ گھنٹہ خطاب فرمایا۔ بڑے خوش تھے اور اساتذہ و طلبہ نے ان کا بھرپور اکرام کیا۔ تو حضرت مدظلہ بڑے خوش ہوئے۔ اور اکرام و احترام اکابر اور خدمت اساتذہ کی بات چل نکلی تو ارشاد فرمایا

ہم شب و روز مادی سلسلہ میں دیکھتے ہیں کہ اولاد میں جو باپ کے زیادہ قریب، اور اس کے کام کو پورا کرنے والی اور خدمت بجالانے والی ہوتی ہے اسے والدین کی نگاہوں میں عزت حاصل رہتی ہے۔ اور دنیوی ترقی کے بھی راستے کھلتے ہیں روحانی سلسلہ میں بھی یہی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ روحانی اولاد میں جو بچے یعنی طلبہ اپنے روحانی والدین یعنی اساتذہ کی خدمت کرتے ہیں اور انکی نگاہوں میں بھی وقار حاصل رہتا ہے۔ اور علمی و دینی اور روحانی ترقی کے راستے بھی ایسوں ہی کے لئے کھلتے ہیں۔ تو روحانی ترقی اور علمی منزلت کے حصول میں ادب و احترام اور اساتذہ کی شفقت اور دعاؤں کو خاص الخاص اہمیت حاصل ہے۔

فضلائے حقانیہ کا مادر علمی سے تعلق

اسی ضمن میں جب بعض فضلائے حقانیہ کا تذکرہ چھڑا تو ارشاد فرمایا کہ ہم نے دیکھا کہ فضلاء حقانیہ میں جن طلبہ نے اپنی مادر علمی سے خلوص و محبت، ادب و احترام اور خدمت و تعلق کا قریبی تعلق رکھا۔ خدا نے انہیں برکت دی۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان کے اکثر دینی مدارس میں، جہاد افغانستان کے میدان کارزار میں، متحدہ عرب امارات، لندن اور دنیا بھر کے مختلف ممالک میں فضلائے حقانیہ مصروف خدمت دین ہیں یہ سب مادر علمی سے عقیدت اور اساتذہ کی شفقت اور دعاؤں کی برکات ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب شیخ مدنیؒ کے فیوض و برکات کا ثمرہ ہے۔

خدمت اساتذہ اور خدمت والدین کے خاصیتی اثرات

والدین کی خدمت سے عمر میں برکت ہوتی ہے اور اساتذہ کی خدمت سے علم میں برکت ہوتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ان خدمات کے یہ خاصیتی اثرات ہیں جو ان پر مرتب ہوتے ہیں۔ چینی کی اپنی لذت ہے اور گڑ کا اپنا ذائقہ ہے مٹھائی کی اپنی چاشنی ہے جو چیز کھائی جائے گی اس کی ذاتی خاصیت کی بنا پر اس کے اثرات و ثمرات اور نتائج مرتب ہوں گے تو والدین کی خدمت سے زیادہ عمر اور اساتذہ کی خدمت سے زیادہ علم اور خدمت علم کے اثرات اور نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

مولانا سید حسین احمد مدنی کا انوکھا اور نرالا مقام

بعض مخلص اور محنتی فضلائے حقانیہ کا تذکرہ ہوا۔ تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔ یہ تو ہر ایک طالب علم کی اپنی مزاجی افتاد ہے کہ استاد کے دل میں کس طرح اپنا گھر بناتے ہیں۔ فرمایا حضرت شیخ الہند کے تلامذہ بہت تھے۔ خدام بھی بہت تھے۔ ہر شاگرد دل و جان سے نثار ہونا چاہتا ہے۔ مگر ان میں جو مقام شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کو ملا وہ تو سب سے انوکھا اور نرالا ہے۔ اور جتنا فیض

حضرت مدنی کا پھیلا اس کو کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا۔ آج برصغیر میں علم حدیث کی جو خدمت ہو رہی ہے اور جگہ جگہ مدارس قائم ہیں سب بالواسطہ یا بلا واسطہ شیخ مدنیؒ کے فیوض و برکات ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شیخ العرب والعجم حضرت مدنی نے اپنے استاذ کے ساتھ قرب و محبت، اخلاص و خدمت اور تعلق و اختصاص کا جو مقام حاصل کر لیا تھا وہ دوسروں کو حاصل نہ ہو سکا۔

فضلائے حقانیہ بھی علوم و معارف علماء دیوبند کے امین ہیں!

دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء میں بھی مراتب اور درجات ہیں مگر یہ تو خدا کا فضل ہے کہ سب سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی ہے کہ علم حدیث اور معارف علماء دیوبند کے امین و خدام ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ دارالعلوم حقانیہ کو علماء حق اور اکابر اساتذہ دیوبند کی دعائیں اور شفقتیں و عنایتیں حاصل ہیں۔ اس لئے اللہ پاک اس کے قیام و ترقی اور استحکام کے اسباب پیدا فرماتے ہیں۔ لوگ جتنی مخالفت کرتے ہیں دشمنی کرتے ہیں اللہ پاک اسے اتنا زیادہ آگے بڑھاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ دارالعلوم کے خدام، منتظمین، اساتذہ اور طلبہ و متعلقین کو خلوص کی دولت عطا فرمائے۔

کیا عجب کہ باری تعالیٰ مجاہدین کے ساتھ میدان جہاد میں کھڑا کر دے

۱۶ نومبر۔ حسب معمول حضرت اقدس شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی مجلس عصر میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ کے علاوہ افغان مجاہدین کی بھی ایک جماعت حاضر خدمت تھی۔ مجاہدین کی اس جماعت میں دارالعلوم کے قدیم طلبہ اور بعض فضلاء بھی آئے ہوئے تھے۔ مولانا سعید اللہ صاحب حقانی جو دارالعلوم کے فاضل اور اب کئی سالوں سے جہادِ افغانستان کے میدانِ کارزار میں مولانا جلال الدین حقانی کے ساتھ شانہ بشانہ بطور کمانڈان مصروف عمل ہیں۔ انہوں نے حضرت مدظلہ سے عرض کیا۔ حضرت! میری حاضری کا مقصد زیارت و ملاقات، حصولِ دعا اور طلب اجازت ہے کہ اب تک میں مجاہدین کے دینی مدارس میں تدریس کے ساتھ ساتھ پکتیا اور خوست کے مختلف محاذوں پر لڑائیوں میں بھی شریک ہوتا رہا ہوں۔ اب میرے بارے میں فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ میں ابوظہبی جا کر وہاں مجاہدین کے دفاتر کا کام سنبھال لوں۔ اس سفر کی اجازت مرحمت فرمانے کے ساتھ ساتھ اپنی توجہات اور استقامت کے لئے خصوصی دعاؤں میں بھی حصہ وافر عطا فرمائیں۔ پھر موصوف نے فرداً فرداً اپنی جماعت کے رفقاء کا تعارف کرایا۔

حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ نے ان کی گفتگو بڑی توجہ سے سنی۔ بڑی توجہ و ابتہال اور تضرع و الحاح کے ساتھ ان کے لئے دعا کرتے رہے۔ پھر اپنے ہاتھ سے مجاہدین میں نقدی بھی تقسیم فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا۔ کاش! باری تعالیٰ اس کا موقع مرحمت فرماتے۔ کہ اپنے مجاہدین بھائیوں بالخصوص فضلائے حقانیہ کے ساتھ میدانِ کارزار میں شانہ بشانہ کام کرتا، کیا عجب تقدیر خداوندی ہم گنہ گاروں کی ستر پوشی کر دے اور غیب سے ایسی کوئی صورت بنا دے کہ خدا تعالیٰ مجاہدین بھائیوں کے ساتھ میدان جہاد کی صف میں کھڑا کر دے۔

افغان راہنما مولانا محمد یونس خالص کی امریکی صدر ریگن سے ملاقات

جہاد افغانستان کی مناسبت سے احقر نے

عرض کیا حضرت! دارالعلوم حقانیہ اور آپ حضرات کی خصوصی تربیت کے بڑے اثرات اور انقلابی نتائج ظاہر ہو رہے ہیں یہ پرسوں جو اقوام متحدہ میں افغان مجاہد راہنما مولانا محمد یونس خالص نے امریکہ کے صدر ریگن سے ملاقات کی، اور انہیں ساتھ جماعتوں کی قیادت اور لیڈرشپ بھی حاصل ہے۔ یہ سب دارالعلوم کے برکات ہیں۔

ارشاد فرمایا جی ہاں! ہماری کیا حیثیت ہے اور ہمارے کیا برکات ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈالا ہوا ہے۔ یہ مولانا یونس خالص صاحب کا اپنا اخلاص و للہیت اور دیانت و جذبہ جہاد ہے۔ جس نے ان کو اس مقام تک پہنچایا ہے انہوں نے پوری دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے انہوں نے بتایا تھا کہ میں صدر ریگن کو اسلام کی دعوت بھی دوں گا۔ ان کی ملاقات اور مذاکرات بڑے جرأت مندانہ اور اپنے موقف پر استقامت کے ساتھ تھا، اللہ کے جاہ و جلال پر ان کی نظر تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیابی بخشی۔ اس سے مجاہدین کے حوصلے بلند ہوئے ہیں۔ مولانا محمد یونس خالص تو دارالعلوم کے قدیم فاضل ہیں ابھی دارالعلوم مسجد میں تھا انہوں نے دو دفعہ دورۂ حدیث پڑھا ہے۔ منطق اور فلسفہ کی بھی تمام کتابیں پڑھیں وہ زمانۂ طالب علمی میں یہاں کی تعلیمی پالیسی، جماعتی کام اور دارالعلوم کے نظام کو دیکھ کر کبھی کبھی کہا کرتے کہ جب خدا مجھے حصول علم میں کامیابی عطا فرمائے گا تو میں بھی ایک جماعت اور اسی طرح خدمت دین کا ایک منظم پروگرام بناؤں گا۔

کسے کیا خبر تھی کہ اکوڑہ کے اس گمنام محلہ میں لوگوں کے ٹکڑوں پر پلنے والے یہ فقیر اور درویش اپنے لباس میں مستقبل کا عظیم مجاہد اور انقلابی رہنما ہیں۔

باری تعالیٰ فتح مندیوں اور کامیابیوں سے سرفراز فرمائے اس نے تو ہماری روح کو تازہ کر دیا ہے۔ اب شدت سے ان کی واپسی اور ملاقات کا انتظار ہے باری تعالیٰ اسے تمام فضلاء حقانیہ، مجاہدین اور افغان رہنماؤں کو عافیت سے رکھے۔ اور کامیابیاں عطا فرمائے۔

افغان مجاہدین سے نسبت خدمت بھی آخرت کا وسیلہ نجات ہے

آج حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ مولانا محمد یونس خالص کی کامیابی کی وجہ سے بڑی بشاشت اور جمال میں تھے حالانکہ صبح کو دوران سر کی تکلیف بڑھ گئی تھی عصر کے وقت بھی اس کا اثر باقی تھا مگر مجاہدین کی ملاقات اور مولانا یونس خالص کی فتوحات نے حضرت کو اپنے درد و الم سے بے غم کر دیا تھا اور آپ آج مجاہدین کا بار بار تذکرہ کر کے خوش ہو رہے تھے۔

ارشاد فرمایا۔ ہمارے عمل وغیرہ تو کچھ بھی نہیں ان مجاہدین سے نسبت خدمت ہے۔ یقین ہے کہ یہی وسیلۂ نجات بنے گا۔

خاکساران جہاں را بہ حقارت منگر شاید کہ دریں گرد سوارے باشد (ع ق ح)